سائنس اور مذہب کے فاصلے

محمد ارسلان ظفر
متعلم جامعہ سلفیہ

آج کا اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ سائنس کی برق رفتار ترقی کی صورت میں دین و مذہب کا مستقبل کیا ہے؟

عام آدمی کا سائنس کی ترقی کے بارے میں یہ نظریہ ہے کہ سائنس کی ترقی یہ ہے کہ جو ایجادات انسان نے کی ہیں وہ سب راحت اور سہولت کا باعث ہیں۔ مگر سائنس کا ایک دوسرا رخ یہ بھی ہے کہ سائنس نے معاشرت، کلچر، سوسائٹی اور مجلس نظام کو درہم برہم کر کے رکھ دیا۔ ایٹم بم سے لیکر مریخ اور چاند کی یلغاروں تک انسان نے انسانوں کو ہی حیرت میں ڈال دیا ہے۔ مشرق سے لیکر مغرب تک یہی بات سنائی دیتی ہے کہ اگر سائنس ہلاکت کے سامان اسی طرح بڑھاتی رہی تو معلوم نہیں کہ انسان کا کیا ہوگا۔ آج ابن آدم اپنی ہی ذہانت سے پیدا کی ہوئی ایجادات سے سخت پریشانی کے عالم میں ہے۔

بظاہر تو سب خوش معلوم ہوتے ہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ سب کے دل پریشان ہیں اور ہر شخص اس خوفناک ساعت سے ڈر رہا ہے جس کا خدشہ سائنس کی ایجادات نے پیدا کر دیا ہے۔ لیکن یہ ایک سازش کا حصہ ہے تاکہ آج کا مسلمان سائنسی علوم سے پیچھے ہٹ جائے اور یہودی اور عیسائی ان علوم میں آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اس لئے آج کے دور میں صرف قرآن اور حدیث نہیں بلکہ ان کے ساتھ ساتھ یہ دنیا کا علم بھی سیکھنا ضروری ہے۔ آج مسلمان اتنا کمزور کیوں ہے؟ آج کا مسلمان آزاد ہوکر بھی کافروں کا غلام کیوں ہے؟ ایمان کی طاقت ہوتے ہوئے بھی وہ غیر مسلموں کے آگے سر کیوں جھکائے کھڑا ہے؟ اس لئے کہ ان کے پاس وہ سب علوم نہیں ہیں ان کے پاس جدید ٹیکنالوجی نہیں۔ کیوں اس لئے مسلمان نے ان علوم کو چھوڑ دیا ہے۔ اگر آج کسی دین دار آدمی سے کسی مولوی سے کسی خطیب سے پوچھئے کہ دنیا کی تعلیم حاصل کرنی چاہئے یا نہیں تو سب سے پہلے وہ (استغفر اللہ) کا لفظ زبان سے نکالے گا اور اسی وقت تم پر فتویٰ لگا دے گا کہ تم نے یہ سوال پوچھ کر بھی بہت بڑا گناہ کیا ہے اور کہے گا کہ دنیا کا علم سیکھنا حرام ہے یہ جائز نہیں یہ ناجائز ہے۔ یہ کافروں کا علم ہے مسلمانوں کا ان کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں۔ کیوں لینا دینا نہیں؟ یہ علم کافروں کا نہیں بلکہ مسلمانوں کا ہے۔ یہ علم، کیمسٹری، فزکس، طب، فلسفہ اور تمام سائنسی علم مسلمانوں کے بنائے ہوئے ہیں اور آج کل کافر ان علوم سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو فرقہ بندی میں ڈال دیا ہے اگر یہ علوم ناجائز ہیں، حرام ہیں تو آدمی جو دین کا علم رکھتے ہیں سائنس کی ایجاد کردہ چیزیں کیوں استعمال کرتے ہیں۔ یہ بجلی، گیس، گاڑیاں، ٹیلیفون اور سب سے بڑھ کر ان کی جیبوں میں موبائل فون ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ تمام کی تمام سائنسی ایجادات کیوں استعمال کرتے ہیں اگر یہ علوم پڑھنا یہ سائنس کا علم جاننا حرام ہے جائز نہیں ہے تو یہ چیزیں بھی ہم پر حرام ہیں۔ ہم کیوں ان کا استعمال کرتے ہیں ان کے استعمال کرتے وقت ہم یہ نہیں سوچتے کہ یہ کہاں سے آئی ہیں۔ حتیٰ کہ یہ سب کی سب اسی علوم سے حاصل کی گئی ہیں جب تک مسلمان ان علوم کو پڑھتے رہے تو وہ ان کافروں پر بھاری رہے اور جب مسلمانوں نے ان علوم کو چھوڑ دیا تو وہی کافر وہی یہودی اور عیسائی ان مسلمانوں پر بھاری ہوگے۔

ہاں یہ بھی صحیح ہے کہ مغرب اپنے دین سے بالکل بیزار ہو چکا ہے اور اپنے مذہب کو اپنے نظام سے نکال چکا ہے اور وہ صرف انہی علوم کے پیچھے ہے تاکہ وہ اس دنیا میں اپنی حکومت کر سکیں۔

مسلمانوں میں سائنس اور دین کا ملاپ ضروری ہے اخلاق اور دین کا ملاپ ضروری ہے کل زندگی اور دین کا تعلق ضروری ہے۔ مگر مغرب نے مسلمانوں میں یہ سب کچھ ختم کر دیا ہے۔

اور مسلمان ابھی تک بے خبر سو رہے ہیں ان کو چاہئے کہ اپنے کھوئے ہوئے وقار اور عزت کو حاصل کرنے کیلئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا پیغام اس دنیا میں پھیلانے کیلئے ان علوم کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ اپنی طاقت کا، اپنی ذہانت کا اور اپنی دانائی کا مظاہرہ کرتے رہنا چاہئے تاکہ تمہارا دشمن تم سے خوف زدہ رہے اور یہ تب ممکن ہے جب ان علوم کو پڑھایا جائے اور ان پر تحقیق کی جائے۔

اگر تمہارے پاس ان جدید علوم کو حاصل کرنے کیلئے کوئی بہتر جگہ نہیں اور وہ تمام سہولتیں اور فراوانیاں موجود نہیں جو کافروں کے پاس ہیں تو تمہیں چاہئے کہ